96347-اصول شاشی اوراس کی شرحیں اور "الحکمیات" کا معنی

سوال

اصول شاشی میں "مشترک اور مؤول" کی بحث میں ایک کلمہ "الحکمیات" ہے اس کا معنی کیا ہے، برائے مہربانی اگراس کتاب کی کوئی شروحات ہوں تو اس کا بھی بتائیں ؟

پسندیدہ جواب

اول :

اصول شاشی احناف کی مشہور کتابوں میں شامل ہوتی ہے اور اس کے مؤلف "ابو علی الشاشی احمد بن محمد بن اسحاق نظام الدین الفقیہ حنفی متوفی (344) ھ ہیں.

یہ ابو الحسن کرخی کے شاگرد ہیں، ان کی تعریف کرتے ہوئے کہتے ہیں : ابو علی سے زیادہ حافظ ہمارے پاس کوئی نہیں آیا، شاشی بغداد میں رہے اور وہیں تعلیم حاصل کی.

کتاب اصول شاشی کا نپور انڈیا میں مطبعہ مجیدی سے 1388 ہجری میں چھپی اور دار الکتاب العربی بیروت سے (1402) ہجری میں چھپی اس کے حاشیہ پر عمدۃ الحواشی شرح اصول شاشی تالیف محمد فیض الحسن گنگوہی مطبوع ہے، اور کتب العلمیۃ بیروت (1423) ہجری میں چھپی جس کا ترجمہ اور تحقیق عبد اللہ محمد الخلیلی کا ہے، اور یہ کتاب دار الغرب الاسلامی نے محمد اکرم ندوی کی تحقیق سے (1422) ہجری میں طبع کی.

کتاب کی شروحات :

1- شرح مولی محمد بن الحسن الخوارزمی متوفی (781 ھ).

2- حصول الحواشی علی اصول الشاشی تالیف حسن ابو الحسن بن محمد السنبھلی الہندی طبع بمبئی نولکشر (1302 ھ).

3- عمدۃ الحواشی تالیف مولی محمد فیض الحسن گنگوہی یہ اصول شاشی کے ساتھ مطبوع ہے.

4- تسھیل اصول الشاشی تالیف شیخ محمد انور بدخشانی طبع ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیۃ کراچی طبع اول (1412 ھ) یہ تسھیل اسطنبول میں تصویر بھی کی گئی ہے.

دیکھیں : اصول شاشی کا مقدمہ لشیخ خلیل المیس.

دوم :

کلمہ "حکمیات" جو مشار الیہ مضمون میں وارد ہے اور اصول شاشی کے علاوہ احناف کی دوسری کتب میں بھی ہے اس کا معنی یہ ہے :

عقد وغیرہ مثلا شادی، اور طلاق، اور بیوع، یہ وہ ہیں جو زبان سے قول کے ساتھ بن سکے، اور یہ وہ معنوی اشیاء ہیں جو ان کے ہاں حسی اشیاء کے مقابلہ میں ہوں، اور حسیہ وہ ہیں جو جوارح (یعنی ہاتھ وغیرہ) کے ساتھ افعال ہوں مثلا زد وکوب کرنا اور ذبح کرنا....

ذیل میں ہم ان کی کتب سے اس طرح کی عبارتیں پیش کرتے ہیں جو ان کی کلام اور شرح پر مشتمل ہیں جو اس کلمہ کا معنی اور مقصود واضح کرتی ہیں :

1- عثمان بن علی زیلعی حنفی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

اور اگر قسم اٹھانے والا طلاق اور شادی اور دوسری حکمیات میں یہ کہے : نویت لا اتکلم بہ، ولا الی بنفسی : صدق دیانۃ لا قضاء.

بخلاف بکری ذبح کرنے اور غلام کو مارنے میں یہ کہے : نویت ان لا الی بنفسی حیث یصدق دیانۃ وقضاء.

دیکھیں : تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق (148/3).

2- اور رحمہ اللہ کہتے ہیں :

پھر یہ اشیاء اقوال میں حجر یعنی ترک کرنا واجب کرتے ہیں افعال میں نہیں؛ کیونکہ حجر حکمیات میں ہے حسیات میں نہیں، اور قول کا نفوذ حکمی ہے، کیا آپ دیکھتے نہیں کہ قول رد بھی ہوتا ہے اور قبول بھی، لیکن فعل حسی ہے جب واقع ہو تو اس کا رد کرنا ممکن نہیں، اس لیے اس میں حجر کا تصور بھی نہیں ہو سکتا.

دیکھیں : تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق (191/5).

اس سے اصول شاشی کی عبارت کا معنی واضح ہو جاتا ہے کہ اس سے حکمیات میں بیوع مراد ہے، جبکہ انہوں نے کہا ہے : اس کی مثال حکمیات میں ہم نے جو کہا ہے : جب بیع میں بولے تو یہ ملک اور علاقے میں غالب نقدی پر ہوگا، اور یہ تاویل کے طریقہ سے ہے، اور اگر کئی قسم کی نقدی اور کرنسی ہو تو ہم نے جو ذکر کیا ہے اس کی وجہ سے بیع فاسد ہو جائیگی، اور قروء کو حیض پر محمول کیا ہے انتہی

انہوں نے حکمیات کی مثال بیوع پر دی ہے، اور یہ واضح ہے جب ان کی شادی اور طلاق پر مثال معلوم ہو گئی اور وہ یہ کہ اس لفظ سے قولی اور معنوی عقود اور معاہدے مراد ہیں.

واللہ اعلم.